بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

فون نمبر ۹۴

رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَاءُ ۔ عَسٰٓی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

روزنامہ الفضل ربوہ

ایڈیٹر روشن دین تنویر

یوم بدھ

The Daily
ALFAZL
RABWAH

قیمت فی پرچہ ۱۵ پیسے

جلد ۵۸/۲۳	۱۴ محرم ۱۳۸۹ ۔ ۲ شہادت ۱۳۴۸ ش ۔ ۲ اپریل ۶۹ء	نمبر ۷۵

اخبار احمدیہ

—• ربوہ یکم شہادت۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت کے متعلق آج صبح کی اطلاع مظہر ہے کہ طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے پہلے کی نسبت اچھی ہے۔ الحمد للہ۔ احباب جماعت حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت و سلامتی کے لئے التزام سے دعائیں کرتے رہیں۔

—• ربوہ یکم شہادت۔ حضرت سیدہ منصورہ بیگم صاحبہ حرم سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ کی طبیعت بھی بفضلہ تعالیٰ پہلے سے بہتر ہے۔ احباب جماعت حضرت سیدہ موصوفہ کی صحت و عافیت کے لئے بھی التزام سے دعائیں جاری رکھیں۔

—• ربوہ یکم شہادت۔ حضرت سیدہ نواب مبارکہ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی کی طبیعت آج صبح ضعف دل کی وجہ سے ناساز ہے۔ احباب جماعت خاص توجہ اور التزام سے دعائیں کریں کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے حضرت سیدہ مدظلہا کو صحتِ کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے۔ اور آپ کی عمر میں بے انداز برکت ڈالے آمین۔

—• ربوہ یکم شہادت۔ حضرت سیدہ اُم مظفر احمد مدظلہا کی طبیعت پرسوں سے بوجہ بخار ناساز ہے۔ احباب حضرت سیدہ مدظلہا کی صحتِ کاملہ و عاجلہ اور درازیٔ عمر کے لئے خاص توجہ اور التزام سے دعائیں جاری رکھیں۔

—• مبلغ یوگنڈا مکرم صوفی محمد اسحٰق صاحب بذریعہ تار مطلع فرماتے ہیں کہ مکرم محمد حسین صاحب پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ جنجہ بعارضہ قلب بیمار ہیں۔ احباب جماعت خاص توجہ سے دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ انہیں اپنے فضل و کرم سے صحتِ کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے آمین

—• لاہور (بذریعہ فون) مکرم شیخ ارشد علی صاحب ایڈووکیٹ سیالکوٹ کا ۲ اپریل کو میو ہسپتال لاہور میں آنکھ کا اپریشن ہو رہا ہے۔ احباب جماعت کامیاب اپریشن اور صحتِ کاملہ و عاجلہ کے لئے دعا کریں۔

اعلان برائے لجنات اماء اللہ

کتاب "کشتی نوح" کا ترجمہ مصباح میں چھپ چکا ہے اور تمام لجنات کو لجنہ و ناصرات کی سندات بھی بھجوا دی گئی ہیں۔ اگر کسی کو سند نہ ملی ہو تو اطلاع دیں۔ (صدر لجنہ اماء اللہ مرکزیہ)

ارشادات عالیہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

خدا پر بدظنی حقیقت میں بہت ہی بڑا گناہ ہے

باقی جس قدر گناہ ہیں وہ خدا پر بدظنی سے ہی پیدا ہوتے ہیں

"اللہ تعالیٰ نے قرآن شریف میں فرمایا ہے کہ جب گنہگار لوگ جہنم میں ڈالے جاویں گے تو اللہ تعالیٰ فرمائیگا کہ تمہارا ایک ہی گناہ بہت بڑا ہے کہ تم نے خدا پر بدظنی کی۔ اگر بدظنی نہ کرتے تو کامل اور مومن بنکر آتے۔ حقیقت میں یہ بہت بڑا گناہ ہے جو انسان اللہ تعالیٰ پر بدظن ہو جاوے۔ باقی جس قدر گناہ ہیں وہ اسی سے پیدا ہوتے ہیں۔ اگر اللہ تعالیٰ کو حقیقی رازق یقین کرے تو پھر چوری، بددیانتی اور فریب سے لوگوں کا مال کیوں مارے؟ افسوس نادان انسان سمجھتا ہے۔ ایہہ جہان مٹھا اگلا کس نے ڈٹھا۔ یہ بھی خدا تعالیٰ پر بدظنی ہے۔ اگر اسے صادق یقین کرتے تو یہ نہ کہتے بلکہ یہ کہتے کہ ؎

دنیا روزے چند آخر با خداوند

دنیا کو چند روز یقین کر کے اس کی عمارتوں اور آسائشوں اور ہر قسم کی دولتوں سے دل نہ لگاتے بلکہ ہر وقت موت کے فکر میں لرزاں ترساں رہ کر عاقبت کا خیال کرتے۔ اور اس کا بندوبست کرتے کہ آخر کار اللہ تعالیٰ کے حضور جانا ہے۔ مگر اب تو یہ حالت ہے کہ عام طور پر ایک غفلت چھائی ہوئی ہے اور لوگ اس طرح پر مصروف اور دلدادہ دنیا ہیں۔ گویا انہوں نے کبھی یہاں سے جانا ہی نہیں۔ اور موت کوئی چیز ہی نہیں۔ یا کم از کم اس کا اثر ان پر کچھ بھی ہونے والا نہیں۔ یہ بدخیالی، یہ غفلت اور خود رفتگی کیوں پیدا ہوتی ہے؟ اس کی جڑ بھی وہی خدا تعالیٰ پر بدظنی ہے اس کو صادق یقین نہیں کیا۔ انسان کی عادت ہے کہ جس کام پر اس کی آنکھ کھل جاوے اور کسی امر کو یہ اپنے لئے مفید سمجھ لے وہی کرتا ہے۔ ایک تاجر کو معلوم ہو جاوے کہ فلاں ملک میں اگر اس کا مال جاوے تو اسے اس قدر فائدہ ہو گا تو ضرور وہاں اپنا مال لے جائے گا۔ ایسا ہی ایک زمیندار اور دوسرے اہلِ حرفہ کرتے ہیں۔ اسی طرح پر اگر انسان کی آنکھ کھل جاوے اور عاقبت کا فکر اسے دامنگیر ہو اور وہ ایک یقین اپنے اندر پیدا کر لے کہ خدا تعالیٰ کے حضور جواب دہ ہونا ہے تو اس کی اصلاح ہو سکتی ہے۔"

(ملفوظات جلد ہشتم صفحہ ۳۷۹ ۔ ۳۸۰)

مسعود احمد پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں چھپوا کر دفتر الفضل دار الرحمت غربی ربوہ سے شائع کیا

روزنامہ الفضل ربوہ
مورخہ ۲۴ شہادت ۱۳۴۸ ہش

دُعا اور اس کے آداب

(۳)

نماز میں ہم سورۂ فاتحہ کے بعد جو دعائیں مانگتے ہیں۔ وہ سورۂ فاتحہ سے باہر نہیں ہوتی بلکہ اسی کی شاخ ہوتی ہے۔ اس لئے چاہیئے کہ ہم ہر دعا سے پہلے سورۂ فاتحہ پڑھیں۔ تاکہ دعا کے آداب اور دعا کے حدود متعین ہو جائیں چنانچہ ایسا ہی ہوتا ہے۔ سورۂ فاتحہ ہم پر واضح کرتی ہے۔ کہ قبولیت دعا کے لئے ہمیں کن آداب کو ملحوظ رکھنا چاہیئے۔ اور دعا کی حقیقی غرض اور مدعا کیا ہونا چاہیئے۔ نماز کو اسی لئے بہترین دعا کہا جاتا ہے کہ اس میں سورۂ فاتحہ کو لازم قرار دیا گیا ہے۔ بغیر سورۂ فاتحہ کے نماز کوئی حقیقت نہیں رکھتی۔

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی المصلح الموعود رضی اللہ عنہ نے قبولیت دعا کے طریق بیان کرتے ہوئے پانچواں طریق جو بتایا ہے اس کا خلاصہ ہم ذیل میں نقل کرتے ہیں:۔

"پانچواں گُر یہ ہے کہ انسان خدا تعالےٰ کی حمد کرے۔ یہ بھی ایک عام طریق ہے جو اسلام کی تعلیم سے معلوم ہوتا ہے اور فطرت انسانی میں بھی پایا جاتا ہے۔ دیکھو فقرا جب مانگنے آتے ہیں۔ تو جس سے مانگتے ہیں اس کی بڑی تعریف کرتے ہیں۔ کبھی اسے بادشاہ بناتے ہیں۔ کبھی اس کی بلند شان ظاہر کرتے ہیں۔ کبھی کوئی اور تعریفی کلمات کہتے ہیں۔ حالانکہ جو کچھ وہ کہتے ہیں اس میں کوئی بات بھی نہیں پائی جاتی۔ مگر مانگنے والا اس طرح کرتا ضرور ہے۔ اور ساتھ ہی اپنے آپ کو بڑا محتاج اور سخت حاجتمند بھی ظاہر کرتا ہے۔ کیونکہ وہ سمجھتا ہے کہ اس طرح کرنے سے میں اپنے مخاطب کو رحم اور بخشش کی طرف مخاطب کر لوں گا۔ اللہ تعالےٰ کی تو جس قدر بھی تعریف کی جائے وہ کم ہوتی ہے۔ کیونکہ وہ سب خوبیاں اپنے اندر رکھتا ہے۔ اور اسی لئے انسانوں وغیرہ کی جو تعریف ہوتی ہے۔ وہ سب کی سچی ہوتی ہے۔ اس لئے جب کبھی دعا کی ضرورت ہو تو دعا کرنے سے پہلے خدا تعالےٰ کی حمد کر لینی چاہیئے۔ چنانچہ سورۂ فاتحہ سے ہمیں یہ نقطہ معلوم ہوتا ہے کہ سورۂ فاتحہ وہ سب سے بڑی دعا ہے۔ جو اللہ تعالےٰ نے اپنے بندوں کو سکھائی ہے۔ اور ہر روز کئی بار پڑھی جاتی ہے۔ اس میں پہلے خدا نے یہی رکھا ہے۔ کہ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ۝ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ۝ مٰلِكِ يَوْمِ الدِّيْنِ ۝ اِيَّاكَ نَعْبُدُ وَ اِيَّاكَ نَسْتَعِيْنُ ۝ اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ صِرَاطَ الَّذِيْنَ اَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ غَيْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّآلِّيْنَ ۝ فرمایا ہے۔ اس میں یہی گُر سکھایا گیا ہے۔ کہ جب کوئی دعا کرنے لگو تو پہلے کثرت سے خدا تعالےٰ کی حمد کر لو۔ تمام خوبیوں اور پاکیزگیوں کے جمع ہونے اور سب نقصوں اور کمزوریوں سے منزہ سمجھنے کا نام ہے۔ اس لئے تسبیح بھی اس میں شامل ہے۔ اور یہ بھی ایک قسم کی حمد ہوتی ہے۔ خدا تعالےٰ کی حمد کر کے دعا کرنے سے بہت زیادہ دعا قبول ہوتی ہے۔ پس انسان کو چاہیئے کہ دعا کرنے سے پہلے خدا تعالےٰ کی حمد کرے۔ اس کی عظمت اور جلال کا اقرار کرے۔ اور اس کی تعریف بیان کرے۔ اس طرح دعا بہت حد تک قبول ہو جاتی ہے وجہ یہ کہ جو بندہ خدا تعالےٰ کی صفات کو بیان کرتا ہے۔ اور اپنے آپ کو بالکل ہیچ ظاہر کرتا ہے۔ اس لئے وہ خدا جو رحمٰن۔ رحیم۔ مالک۔ خالق۔ اور قادر ہے اور جس کے خزانوں میں کبھی کمی نہیں آ سکتی۔ اس کی دعا قبول کر لیتا ہے۔ دیکھو جب ایک انسان کسی انسان کے سامنے اپنے آپ کو محتاج پیش کرتا ہے۔ اور اس کی تعریف اور توصیف کرتا ہے۔ تو اسے رحم آ جاتا ہے۔ اور وہ اس کی کچھ نہ کچھ مدد کر دیتا ہے۔ تو خدا تعالےٰ کے حضور جب کوئی انسان اپنی حالت زار کو پیش کرے۔ اور اس کی حمد و تعریف کو بیان کرے۔ تو کیونکر ہو سکتا ہے۔ کہ وہ اس کی دعا کو رد کرے۔ پس جب کوئی انسان خدا تعالیٰ کی صفات کو بیان کر کے کچھ مانگتا ہے تو خدا تعالےٰ فرماتا ہے کہ یہ میرا محتاج بندہ جو کچھ مانگتا ہے وہ اسے دیدیا جائے جس طرح آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجنے سے خدا تعالےٰ کی محبت جوش میں آتی ہے۔ درود پڑھنے سے تو خدا تعالیٰ یہ کہتا ہے کہ یہ بندہ چونکہ ہمارے پیارے بندہ کے لئے دعا کرتا ہے کہ اس پر فضل کیا جائے۔ اس لئے میں اس پر بھی فضل کرتا ہوں۔ اور حمد کرنے کے وقت کہتا ہے۔ کہ یہ میرا بندہ جو میری صفت بیان کر رہا ہے۔ میں اس پر اپنی صفات ظاہر کر دیتا ہوں۔ تاکہ اس کو عملی طور پر معلوم ہو جائے کہ جو کچھ وہ میرے متعلق کہتا ہے۔ وہ سب درست ہے۔ تو حمد خدا تعالےٰ کی سب صفات کو جوش میں لے آتی ہے۔ اور سب صفات جمع ہو کر اس کی طرف جھک جاتی ہیں تاکہ اس بندہ کا کام کریں۔"

(قبولیتِ دعا کے طریق صفحہ ۲۹ تا ۳۲)

شفا اور کیا ہے؟...

ملی ہے دوا بھی۔ ملی ہے دعا بھی
شفا اور کیا ہے؟ یہی ہے شفا بھی

جو ملنا تھا رب مل گیا اک نظر میں
یہی ابتداء ہے یہی انتہا بھی

یہی ہے محبّت کا دلکش معمّہ
کہ وہ آشنا بھی ہے ناآشنا بھی

ذرا سرنوشتِ مقدّر تو دیکھو
ہے عکس اس کا اعمال نامہ مرا بھی

میں تنویرؔ ہوں وہ گنہگار بندہ
دُعا گو ہیں جس کے لئے پارسا بھی

تنویر

ہر صاحبِ استطاعت احمدی کا فرض ہے کہ
— اخبار الفضل —
خود خرید کر پڑھے

خدمتِ قرآن اور جماعت احمدیہ

اے بے خبر بخدمتِ فرقاں کمر ببند
زاں پیشتر کہ بانگ برآید فلاں نماند

(مکرم حیدر علی صاحب ظفر ——— ربوہ)

(۲)

قرآن مجید کی صحیح اور قابل عمل تفسیر

حضرت مسیح پاک علیہ السلام کی بعثت کے وقت یہ کیفیت تھی کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی بیان فرمودہ پیش خبریوں کے مطابق قرآن مجید کے الفاظ باقی رہ گئے تھے۔ مسلمان تلاوت تو کرتے تھے مگر حقائق و معارف پر کسی کی نظر نہ تھی۔ قرآنی علوم کا بیش بہا خزانہ غلط تفاسیر اور حشو و زوائد کے نیچے دبا پڑا تھا۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے تائیدِ یزدانی سے دُنیا کو تفسیر کے بیش بہا خزانے عطا کرنے کے علاوہ قرآن مجید سے شغف رکھنے والے لوگوں کے لئے تفسیر کے حکیمانہ اصول بھی بیان فرمائے اور اپنے مسیحی نفس سے حضرت خلیفۃ المسیح الاوّل رضی اللہ تعالےٰ عنہ اور حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالےٰ عنہ ایسے عشاقِ قرآن پیدا کئے جنہوں نے اس بحرِ بے پایاں کے جواہرات نکال کر دنیا کو اس قدر روحانی خزائن عطا کئے کہ جب تک علم تفسیر باقی ہے ان حضرات کے نام زندۂ جاوید رہیں گے۔

اب مَیں قرآنِ مجید کے ان حقائق و معارف کا ذکر کرتا ہوں جو جماعتِ احمدیہ کے ذریعہ پردۂ غیب سے ظہور میں آئے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے قرآن کریم کی تمام اختلافی آیات کی نہایت عمدہ تفسیر اپنی کتب میں بیان فرمائی۔ خزینۃ المعارف اور خزینۃ العرفان کے نام سے شائع شدہ خزینے آپ کی بیان فرمودہ تفسیر کا ہی مجموعہ ہیں۔ حضرت خلیفۃ المسیح الاوّل رضی اللہ عنہ کو بھی قرآن کریم سے انتہائی عشق و محبت تھی۔ آپ نے بھی مختلف مواقع پر قرآن کریم کی تفسیر بیان فرمائی۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے عہدِ مبارک میں ہی قرآن کریم کا درس دینا شروع کیا اور اس سلسلہ کو اپنی آخری عمر تک جاری رکھا۔ آپ کے بیان فرمودہ قرآنی حقائق و معارف درس القرآن کے نام سے شائع ہو چکے ہیں۔ اور مولوی محمد علی صاحب کی تفسیر بیان القرآن بھی حضرت خلیفۃ المسیح الاوّل رضی اللہ تعالےٰ عنہ کے علم کی خوشہ چینی ہے جو اہلِ نظر سے پوشیدہ نہیں۔

حضرت خلیفۃ المسیح الاوّل رضی اللہ عنہ کے بعد جب سیدنا حضرت المصلح الموعود رضی اللہ عنہ خلیفہ ہوئے تو آپ نے بھی قرآنی حقائق و معارف کے بیان کرنے اور ان کی اشاعت کے کام کو جاری رکھا رمضان المبارک میں اور اس کے علاوہ دوسرے مواقع پر آپ نے جو قرآنی معارف بیان کئے وہ حقائق القرآن، درس القرآن اور معارف القرآن کے نام سے طبع ہو چکے ہیں۔ ان نوٹس کے علاوہ آپ نے اس سلسلہ میں مستقل تصانیف بھی فرمائیں۔ تفسیر کبیر و تفسیر صغیر آپ کا شاندار اور زندہ جاوید کارنامہ ہے۔

ان تفاسیر کے مطالعہ سے حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ کے تبحر علمی اور ژرف نگاہی کا اندازہ ہوتا ہے اور خدا کے مسیح کی پیشگوئی کہ "وہ علوم ظاہری و باطنی سے پُر کیا جائے گا" کی صداقت روزِ روشن کی طرح ثابت ہو جاتی ہے۔

جماعتِ احمدیہ کے ذریعہ قرآن مجید کے حقائق و معارف کے بیان کا سلسلہ اب ختم نہیں ہو گیا بلکہ جس طرح اس ظاہری عالم میں ہر زمانہ کی ضرورت کے مطابق مادی خزانے نکلتے رہتے ہیں اسی طرح قرآنِ شریف جواہرات کی ایک تھیلی ہے جس کے روحانی اور علمی خزانے کبھی ختم نہیں ہوں گے اور ہر زمانہ کی ضرورت کے مطابق نکلتے رہیں گے۔ اور ایسے لوگ بھی ہر زمانہ میں موجود رہیں گے جو دنیا کی ضرورت کے مطابق ان روحانی خزائن کو تقسیم کرتے رہیں گے۔ آج سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز دنیا کو قرآنی انوار سے روشناس کرانے کے لئے ہمہ تن مصروفِ جہاد ہیں۔

تراجم قرآن اور انکی دُنیا بھر میں اشاعت

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی بعثت کی ایک غرض قرآنی علوم کی اشاعت تھی اس لئے جماعتِ احمدیہ نے قرآنِ مجید کو سمجھنے اور پھر اس کے علوم کو دوسروں تک پہنچانے کی طرف خاص توجہ دی اور غیر ملکی زبانوں میں قرآن کریم کے تراجم کا اہتمام کیا۔ پہلے لوگ تو یہ سمجھتے تھے کہ قرآن کریم کا ترجمہ کرنا حرام ہے کیونکہ یہ عربی زبان میں ہے اور اس کا صحیح مفہوم کسی اور زبان میں ادا نہیں ہو سکتا۔ جماعتِ احمدیہ نے نہ صرف ایسے عقائد کا رد کیا بلکہ دنیا کے سامنے یہ بات پیش کی کہ جب تک لوگوں کو قرآن کریم کا مفہوم نہ بتایا جائے وہ اس کی خوبیوں سے کس طرح واقف ہوں گے۔ بے شک صرف ترجمہ کی اشاعت مناسب نہیں لیکن ان لوگوں کے سامنے جو عربی نہیں جانتے قرآن کریم کا ترجمہ متن کے ساتھ پیش کرنا نہایت ضروری اور اہم ہے۔ پھر دینِ اسلام کا شرف اور کلام اللہ کا مرتبہ اقوامِ عالم پر ظاہر کرنے کے لئے یہ بھی ضروری تھا کہ وہ علوم و معارف جو خدا تعالےٰ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو دیئے ان کا مختلف زبانوں میں ترجمہ کیا جائے۔ اگر صرف اُردو زبان تک ہی وہ علوم محدود رہتے تو آپ کا دعوےٰ محلِ نظر بن جاتا کیونکہ غیر ممالک اور غیر اقوام اس سے فائدہ حاصل نہ کر سکتیں۔ غرض یہ ضروری تھا کہ ان علوم و معارف کا ترجمہ غیر ملکی زبانوں میں کروایا جاتا۔ چنانچہ اس کی طرف جماعتِ احمدیہ نے بہت توجہ دی۔ سب سے ضروری کام تو قرآن کریم کے صحیح تراجم کروانا اور پھر ان کی دُنیا بھر میں اشاعت کرنا تھی۔ تراجم قرآن کا کام خلافتِ اولیٰ میں شروع ہوا۔ خلافتِ ثانیہ میں تحریکِ جدید کے قیام کے بعد اس کام کو بہت ترقی حاصل ہوئی۔

چنانچہ جماعتِ احمدیہ کی طرف سے اب وقت تک غیر ملکی زبانوں میں سے ڈینش، ڈچ، جرمن، انگریزی اور سواحیلی زبان میں تو پورے کا پورا قرآن کریم شائع ہو چکا ہے۔ کئی ایک زبانوں میں ترجمہ تو ہو چکا ہے لیکن ابھی تک شائع ہو کر منصّۂ شہود پر نہیں آسکا۔

تراجم قرآن، جماعتِ احمدیہ کا ایک ایسا کارنامہ ہے جس کا اعتراف ہر دوست و دشمن نے کیا۔ چنانچہ جب انگریزی ترجمۃ القرآن کا پہلا پارہ قادیان سے شائع ہؤا تو مسٹر فورمین پرنسپل کرسچین کالج لاہور نے سیلون میں تقریر کی جس میں بیان کیا:-

"اسلام اور عیسائیت کا فیصلہ ازہر وغیرہ میں نہیں ہو گا جنکی طرف لوگوں کی نظریں لگی ہوئی ہیں بلکہ پنجاب کے ایک چھوٹے سے قصبہ میں ہو گا جہاں سے مَیں ابھی ہو کر آیا ہوں اور جہاں سے قرآن کا ترجمہ شائع ہونا شروع ہؤا اور وہ قادیان ہے۔"

(بحوالہ بالفاظ سیدنا المصلح الموعودؓ ۱۴ر جنوری ۱۹۲۹ء)

علامہ نیاز فتحپوری ایڈیٹر نگار لکھنؤ نے جماعتِ احمدیہ کے متعلق لکھا:-

"یہ بلادِ مغرب و افریقہ میں جس جوش و انہماک کے ساتھ خدمتِ اسلام میں مصروف ہیں اس کا اندازہ اس سے ہو سکتا ہے کہ وہ دُنیا کی مختلف زبانوں میں قرآنِ پاک کے تراجم سلیقہ و اہتمام کے ساتھ شائع کر رہے ہیں۔ چنانچہ انگریزی، جرمنی، ڈچ اور سواحیلی زبانوں کے ترجمے خود مَیں نے بھی دیکھے اور ان کے عزم و ولولہ کو دیکھ کر حیران رہ گیا۔"

(نگار لکھنؤ ستمبر ۱۹۶۰ء)

تعلیم القرآن کی منظم سکیمیں

خدمتِ قرآن کے سلسلہ میں پانچویں اہم بات جو پیش کی جا سکتی ہے اور جس میں جماعتِ احمدیہ باقی تمام عالمِ اسلام سے ممتاز ہے یہ ہے کہ صرف جماعتِ احمدیہ کے ذریعہ ہی قرآنِ کریم کی تعلیم کی سکیمیں منظم طور پر عمل میں لائی گئی ہیں۔ گو یہ کام منظم طور پر حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے زمانہ میں شروع نہیں ہؤا لیکن یہ عمارت انہی بنیادوں پر استوار کی جا رہی ہے جن کی بنا نہی حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے فرمائی تھی۔ حضرت

خلیفۃ المسیح الاوّل رضی اللہ تعالےٰ عنہ کے زمانہ سے جماعتِ احمدیہ میں باقاعدہ درسوں کا اہتمام ہوا اور اس طرح جماعت نے قرآنِ مجید پڑھنے اور اس کے علوم و معارف جاننے کی طرف ایک قدم آگے بڑھایا۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالےٰ عنہ کو ایک لمبے عرصہ تک یہ خدمت سرانجام دینے کی توفیق ملی۔ درسوں کا سلسلہ بھی جاری رہا۔ علاوہ ازیں مختلف مواقع پر حضور رضی اللہ عنہ نے منظم سکیموں کے ذریعہ تعلیم قرآن کا انتظام فرمایا۔ ذیلی تنظیموں کے قیام سے بھی اس کام کو بہت تقویت حاصل ہوئی۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ کے بعد یہ کام حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالےٰ کے سپرد ہوا۔ تو آپ نے مسندِ خلافت پر متمکن ہوتے ہی تعلیم قرآن کی طرف خاص توجہ دی۔ وقفِ عارضی کی تحریک فرمائی اور تعلیم قرآن کے کام کو شروع کیا اور جماعت کو یہ کہتے ہوئے متنبہ کیا:۔

"کہ آپ اپنے اصل مقصد کی
طرف متوجہ ہوں اور اپنی
انتہائی کوشش کریں کہ جماعت
کا ایک فرد بھی ایسا نہ رہے
نہ بڑا نہ چھوٹا، نہ مرد نہ عورت
نہ جوان نہ بچہ کہ جسے قرآنِ کریم
ناظرہ نہ پڑھنا آتا ہو اور جسے
اپنے ظرف کے مطابق قرآنِ کریم
کے معارف حاصل کرنے کی
کوشش نہ کی ہو۔"

(الفضل ۲۷ جولائی ۱۹۶۶ء)

جماعتِ احمدیہ کی اس بیش بہا خدمت نے اپنوں کے دل میں ہی گھر نہیں کیا اغیار بھی اس سے متأثر ہوئے بغیر نہ رہ سکے۔ مثل مشہور ہے

وَالْفَضْلُ مَا شَهِدَتْ بِهِ الْأَعْدَاءُ

خوبی وہ ہے جس کا مخالف بھی اقرار کرے مولانا عبدالماجد دریابادی مدیر صدقِ جدید لکھنؤ نے حضرت المصلح الموعود رضی اللہ تعالےٰ عنہ کی وفات پر لکھا:۔

"دوسرے عقیدے ان کے
جیسے بھی ہوں قرآن و علومِ
قرآنی کی عالمگیر اشاعت اور
اسلام کی آفاق گیر تبلیغ میں
جو کوششیں انہوں نے سرگرمی
اور اولوالعزمی سے اپنی
طویل عمر میں جاری رکھیں
ان کا صلہ اللہ انہیں عطا
فرمائے اور ان خدمات کے
طفیل میں ان کے ساتھ عام
معاملہ درگذر کا فرمائے۔ علمی
حیثیت قرآنی حقائق و معارف
کی جو تشریح تبیین و
ترجمانی وہ کر گئے ہیں اس کا
بھی ایک بلند و ممتاز
مرتبہ ہے۔"

(صدقِ جدید نومبر ۱۹۶۵ء)

یہ محض اللہ تعالےٰ کا فضل و کرم ہے کہ اس نے جماعتِ احمدیہ کو توفیق دی کہ وہ قرآن کریم کی اشاعت کر رہی ہے۔ کئی مسلمان بادشاہ گزرے کئی تنظیمیں بنیں۔ خدمتِ قرآن کے پروگرام بھی بنائے گئے مگر یہ سعادت صرف جماعتِ احمدیہ کو ہی نصیب ہوئی ہے

کامل اس فرقۂ زہاد سے اٹھا نہ کوئی
کچھ ہوئے تو یہی رندانِ قدح خوار ہوئے

خدمتِ قرآن اور جماعتِ احمدیہ بہت ہی وسیع مضمون ہے۔ مَیں نے آپ کے سامنے اس کی چند جھلکیاں پیش کی ہیں۔ اب آخر میں مَیں آپ سب لوگوں کو جو بیعت کر کے سلسلہ احمدیہ میں داخل ہو چکے ہیں اس طرف توجہ دلانا چاہتا ہوں کہ خدمتِ قرآن کا وقت ختم نہیں ہو گیا۔ اس کی خدمت کا میدان بڑا وسیع ہے۔ ابھی تک تو جماعت نے صرف اس کام کی بنیاد ڈالی ہے جو ہمیں مستقبل میں کرنا ہے۔ رحمانی اور شیطانی فوجوں کی یہ آخری جنگ ہے جس کا آغاز حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا ہے اس کا فیصلہ قرآن کے ذریعہ ہو گا اور آپ کے ہاتھوں ہو گا لیکن شرط یہ ہے کہ ہم قرآنی انوار کی اشاعت کے لئے کمربستہ ہوں اور اپنا سب کچھ اس راہ میں قربان کر دیں یہاں تک کہ اسلام ساری دنیا میں پھیل جائے اور قرآن کی حکومت لوگوں کے دلوں پر قائم ہو جائے اور اس شجرۂ طیبہ کی شاخیں تمام دُنیا پر محیط ہو جائیں۔ اور قومیں اس کے سایہ تلے پناہ لیں اور اسلام کا جھنڈا چار دانگِ عالم میں لہرانے لگے اور خدا کی بادشاہت زمین پر قائم ہو جائے اور دنیا کا گوشہ گوشہ اللہ اکبر اور لا الٰہ الّا اللہ کی صدا سے گونج اٹھے۔

اے خدا، تُو ایسا ہی کر
آمین

وعدہ جات تحریک خاص لجنہ اماء اللہ

برائے پانچ لاکھ روپے

(حضرت سیّدہ اُمِّ متین مریم صدیقہ صاحبہ مد ظلہا العالی)

جلسہ سالانہ کے موقع پر مَیں نے اپنی بہنوں کے سامنے یہ تجویز پیش کی تھی کہ انشاءاللہ ۷۲ء میں لجنہ اماء اللہ کے قیام پر پورے پچاس سال گزر جائیں گے اس خوشی میں ہم پانچ لاکھ کا ایک فنڈ چار سال میں مہیا کریں جس کی اہم اغراض مندرجہ ذیل ہیں:۔

۱۔ کسی ایک غیر ملکی زبان میں قرآنِ مجید کا ترجمہ۔
۲۔ دفتر لجنہ اماء اللہ کے ہال اور کمروں کی ازسرِنو تعمیر۔ اصل دفتر بہت کمزور بنیادوں پر بنا ہوا ہے زیادہ دیر نہیں چل سکتا۔
۳۔ فضلِ عمر جونیئر ماڈل سکول کی تعمیر۔
۴۔ نصرت انڈسٹریل سکول کی تعمیر

تجویز تھی کہ پہلا لاکھ اس سال کے آخر تک جمع ہو جائے۔ ابھی تک انفرادی وعدہ جات بھی تسلی بخش وصول نہیں ہوئے اور لجنات کی طرف سے بھی وعدہ جات تفصیلی نہیں ملے۔ لجنہ مرکزیہ نے اس چندہ کے وعدہ کے لئے فارم چھپوا لئے ہیں جو منگوانے پر بھجوا دیئے جائیں گے۔ وعدہ جات کی فہرستیں الفضل میں اور وصولی کی فہرستیں رسالہ مصباح میں ماہ بماہ شائع کروائی جا رہی ہیں نیز ہر چندہ دینے والی بہن کو رسید میرے دستخطوں سے چھپے ہوئے کاغذ پر بھجوائی جا رہی ہے اگر کسی کو رسید نہ ملے تو اطلاع دیں۔

گزشتہ فہرست کے بعد جو وعدے وصول ہوئے ہیں ان کے نام درجِ ذیل کئے جاتے ہیں:۔

۱۔	صالحہ بیگم شیخ عبدالرحمٰن صاحب کپور تھلوی لاہور	۱۰۱/-	
۲۔	شمیم وہاب بیگم شیخ عبدالوہاب صاحب لاہور	۱۰۱/-	
۳۔	سکندر بیگم افتخار علی صاحب قریشی لائلپور	۵۰۰/-	
۴۔	پروین اختر اہلیہ خالد محمود شاہ صاحب لائلپور	۵۰۰/-	
۵۔	رشیدہ بیگم اہلیہ مولوی لطیف احمد صاحب "	۱۰۰/-	
۶۔	بیگم صاحبہ شیخ محمد احمد صاحب مظہر "	۵۰۰/-	
۷۔	سعیدہ بیگم "	۱۰۰/-	
۸۔	ارشاد بیگم چوہدری محمد حیات صاحب ماجگٹ اوچے ضلع گوجرانوالہ	۱۰۰/-	وصولی
۹۔	بیگم مرزا مبارک احمد صاحب حیدرآباد سندھ	۱۲۵/-	۲۵/- وصول
۱۰۔	سلیمہ خورشید بیگم میجر انور احمد صاحب بہاولنگر	۵۰۰/-	بعد اضافہ
۱۱۔	شہناز بیگم انور احمد شریفی صاحب "	۵۰۰/-	
۱۲۔	زیتون بیگم شیخ محمد اقبال صاحب "	۲۰۰/-	
۱۳۔	امۃ المجید بنت ملک دوست محمد صاحب "	۱۰۰/-	

اس وقت تک انفرادی وعدہ جات کی کل میزان ایک لاکھ چوالیس ہزار نو سَو گیارہ روپے تک پہنچی ہے اور وصولی نو ہزار سات سَو چھ روپے تک۔ وصولی اور وعدہ جات کے توازن میں بہت فرق ہے۔ تمام لجنات اِس طرف توجہ دیں جلد از جلد وعدہ جات بھجوائیں۔

(صدر لجنہ اماء اللہ مرکزیہ)

درخواستِ دعا

جماعتِ احمدیہ مند والی ضلع راولپنڈی میں مکرم جناب سردار پیر بخش صاحب صحابی حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اپنے خرچ پر اپنے گاؤں میں مسجد تیار کروا رہے ہیں اس کی تکمیل کے لئے بزرگانِ سلسلہ سے عاجزانہ درخواستِ دعا ہے۔ وہ اپنی صحت اور تمام خاندان کی دینی و دنیوی ترقیات کے لئے بھی درخواستِ دعا کرتے ہیں۔

خاکسار خواجہ صفی الدین قمر
انسپکٹر بیت المال حلقہ جہلم۔ راولپنڈی۔ آزاد کشمیر

(۲) مکرم منشی محمد الدین صاحب آف سرگودھا کا آنکھ کا اپریشن لاہور میں ہوا ہے۔ نیز ان کے ہو۔ لڑکے علیم الدین صاحب کئی ماہ سے بہت بیمار ہیں اور اب میو ہسپتال لاہور میں زیرِ علاج ہیں۔

احباب ان دونوں کی صحتِ کاملہ کے لئے دعا فرمائیں۔

تعلیم الاسلام ہائی سکول ربوہ

اور

احباب جماعت کا فرض

از مکرم چوہدری محمد ابراہیم صاحب ہیڈ ماسٹر تعلیم الاسلام ہائی سکول ربوہ

موجودہ زمانہ نہایت پُر فتن اور ضلالت کا زمانہ ہے۔ فضا اس قدر مسموم ہو چکی ہے کہ نئی پود کی تربیت کا مسئلہ نہایت پیچیدہ بن گیا ہے مصروفیتیں اس قدر بڑھ گئی ہیں کہ والدین اور نگران اپنی اولاد کی تربیت کی طرف کما حقہ توجہ نہیں دے سکتے اور پھر جو تعلیم دی جاتی ہے وہ ایسے ماحول میں دی جاتی ہے کہ بجائے کردار میں بلندی اور پختگی پیدا ہونے کے اس سے ذہنی آوارگی اور مادر پدر آزادی پیدا ہوتی ہے اسی تعلیم سے شاید ایک حد تک روشن دماغی تو پیدا ہو جاتی ہوگی لیکن روشن ضمیری پیدا نہیں ہو سکتی اسی لئے اکبر الہ آبادی نے کہا ہے

یوں قتل سے بچوں کے وہ بدنام نہ ہوتا
افسوس کہ فرعون کو کالج کی نہ سوجھی

غرضیکہ صحیح رنگ میں تربیت نہ ہونے کی وجہ سے دن بدن نئی نسل مذہب اور اخلاق سے بُعد کرتی چلی جا رہی ہے۔

بچے ہی قوم کا سرمایہ ہوتے ہیں قوموں کی اصلاح نوجوانوں کی اصلاح کے بغیر نہیں ہو سکتی کوئی قوم مال و دولت سے مضبوط نہیں بن سکتی۔ قوم کی مضبوطی کا دارومدار آئندہ نسل پر ہوتا ہے۔ عربی کا ایک مقولہ ہے کہ مَنْ اَدَّبَ وَلَدَہٗ فَقَدْ اَرْغَمَ عَدُوَّہٗ۔ جس جماعت نے اپنے بچوں کی اصلاح کر لی اس کا دشمن خود بخود ناکام اور ذلیل ہو جائے گا۔ اسی وجہ سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بچوں کی تعلیم و تربیت کے متعلق تاکیداً فرمایا اَحْسِنُوْا اَدَبَھُمْ کہ اپنی اولاد کی اچھی تربیت کرو۔ قرنِ اولیٰ میں جو اسلام نے شاندار ترقی حاصل کی ہے۔ اس کا سب سے بڑا سبب یہی تھا کہ صحابہ کرام نے اپنی اولادوں کی صحیح رنگ میں تربیت کی اور ان کو اسلامی مرکز کے ساتھ مربوط کر دیا اور دینداری کو ان کے دلوں میں ایسا راسخ کر دیا کہ وہ گھٹا کی طرح چھا گئے اور ابرِ باراں بن کر برسے اور قلیل عرصہ میں اسلام کو اقصائے عالم میں پھیلا دیا۔

اس آخری زمانہ کے متعلق رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی پیشگوئی تھی کہ "لوگوں کے پیچھے ایک آگ لگے گی جو ان کو مشرق سے مغرب کی طرف لے جائیگی"۔ اسی بے دینی اور مغربیت کی آگ کو بجھانے کے لئے اللہ تعالیٰ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو مبعوث فرمایا ہے اور اس پر آشوب زمانہ میں آپ کے ذریعہ ہی اسلام ترقی کر رہا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے آپ کے ذریعہ ایک مضبوط مرکز قائم کر دیا ہے۔ احباب جماعت جس قدر اپنی اولادوں کو مرکز کے ساتھ منسلک کر دیں گے اتنا ہی اسلام سرعت سے ترقی کرے گا اور احباب جماعت اپنی اولادوں کے مستقبل کو انشاء اللہ روشن دیکھیں گے۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے بچوں کی تعلیم و تربیت کے لئے مرکز میں تعلیم الاسلام سکول جاری فرمایا ہے۔ حضور اس مدرسہ کے قیام کا مقصد بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں:-

"میں مناسب دیکھتا ہوں کہ بچوں کی تعلیم کے ذریعہ سے اسلامی روشنی کو ملک میں پھیلاؤں ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ہر ایک مسلمان کا فرض ہے کہ اس طوفانِ ضلالت میں اسلامی ذریت کو غیر مذاہب کے وساوس سے بچانے کے لئے اس ارادہ میں میری مدد کرے سو میں مناسب دیکھتا ہوں کہ بالفعل قادیان میں ایک مڈل سکول قائم کیا جائے اور علاوہ تعلیم انگریزی کے ایک حصہ تعلیم کا وہ کتابیں رکھی جائیں کہ جو میری طرف سے اس غرض سے تالیف ہوں گی کہ مخالفوں کے تمام اعتراضات کا جواب دیکر بچوں کو اسلام کی خوبیاں سکھلائی جاویں۔

(الحکم ۱۰ اکتوبر ۱۸۹۷ء)

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے اس ارشاد کے مطابق احباب جماعت کا فرض ہے کہ وہ زیادہ سے زیادہ بچوں کو تعلیم الاسلام ہائی سکول ربوہ میں داخل کروائیں تاکہ وہ باہر کی مسموم فضا سے بچ کر مرکز کے پاکیزہ ماحول میں تعلیم حاصل کر سکیں۔ یہاں کی فضاء نہایت پرسکون ہے۔ یہاں کوئی سینما کوئی تھیٹر نہیں ہے۔ ہر قسم کی لغویات سے پاک ہے۔ پاکستان بھر میں ربوہ کی بستی ایک واحد بستی ہے جو آگ برسانے والے اس زمانہ میں امن کا مثالی نمونہ اور لَا یَسْمَعُوْنَ فِیْھَا لَغْوًا اِلَّا قِیْلًا سَلٰمًا سَلٰمًا کا منظر پیش کرتی ہے۔

ہمارا سکول خدا تعالیٰ کے فضل سے تعلیم اور کھیلوں کے میدان میں فرسٹ آنے کا کئی دفعہ شرف تحسین حاصل کر چکا ہے۔ کمزور طلباء کو بھی جماعتی تقاضوں کے ماتحت داخل کرنا پڑتا ہے۔ لیکن پھر بھی خدا تعالیٰ کے فضل اور سٹاف کی انتھک مساعی سے میٹرک کا نتیجہ ہر سال خوشکن نکلتا ہے۔

باہر سے آنے والے طلباء کے لئے سکول کے ساتھ ہی بورڈنگ ہاؤس کا انتظام ہے۔ جہاں محنتی اور قابل عملہ متعین ہے۔ بچوں کی تربیت کا اعلیٰ اہتمام ہے روزانہ قرآن مجید حدیث شریف اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کتب کا درس دیا جاتا ہے اور بچوں میں مذہب کے ساتھ وابستگی پیدا کی جاتی ہے نمازوں میں ان کی نگرانی کی جاتی ہے پابندی کا سے سختی کرائی جاتی ہے ویسے تو وہ جنہوں نے ڈوبنا ہو ڈوب جاتے ہیں سفینوں میں

لیکن ذہین اور سمجھدار بچے یہاں سے قابل بن کر جاتے ہیں۔ چنانچہ بہت سے نوجوان اسی سکول اور بورڈنگ سے تربیت پا کر اس وقت خدمت دین کا فریضہ سر انجام دے رہے ہیں اور سب سے بڑی برکت یہ ہے کہ مرکز میں آنے والے طلباء کو حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کے خطبات ارشادات سننے اور حضور پُر نور کی زیارت کرنے کا زیادہ موقع ملتا رہتا ہے۔

اس وقت جبکہ نیا تعلیمی سال شروع ہو رہا ہے میں تمام ذی استطاعت احباب سے اپیل کرتا ہوں کہ وہ اپنے بچوں کو زیادہ سے زیادہ اپنے مرکزی سکول میں داخل کرائیں۔ تاکہ وہ بڑے ہو کر خدمتِ دین کر سکیں جو اولاد کا حقیقی مقصد ہے۔ اللہ تعالیٰ توفیق عطا فرمائے۔

اعلان دار القضاء

محترم چوہدری محمد نقی صاحب مرحوم کے مندرجہ ذیل ورثاء ساکنان ۸۵/۱۲ شارع ظہور اسلام افریدی لاہور چھاؤنی نے درخواست دی ہے کہ چوہدری صاحب مرحوم کے نام قطعہ ۲۴/ رقبہ دو کنال دار الصدر ربوہ الاٹ ہے۔ ہم سب کی خواہش ہے کہ مذکورہ قطعہ محترمہ محمودہ بیگم صاحبہ بیوہ چوہدری محمد نقی صاحب مرحوم کے نام منتقل کر دیا جائے۔

(۱) امۃ المتین صاحبہ
(۲) امۃ الجمیل صاحبہ
(۳) بشریٰ نقی صاحبہ

دختران چوہدری محمد نقی صاحب مرحوم اس درخواست پر مکرم محمد نعیم صاحب کالج روڈ ساہیوال کے بطور گواہ دستخط ثبت ہیں۔

اگر کسی وارث کو اس پر اعتراض ہو تو تیس یوم تک اطلاع دی جائے

ناظم دار القضاء ربوہ

زکوٰۃ کی ادائیگی اموال کو بڑھاتی اور تزکیۂ نفس کرتی ہے

وصایا

ضروری نوٹ:- مندرجہ ذیل وصایا مجلس کارپرداز اور صدر انجمن احمدیہ کی منظوری سے قبل صرف اس لئے شائع کی جا رہی ہیں تا کہ اگر کسی صاحب کو ان وصایا میں سے کسی وصیت کے متعلق کسی جہت سے کوئی اعتراض ہو تو دفتر بہشتی مقبرہ کو پندرہ دن کے اندر اندر تحریری طور پر ضروری تفصیل سے آگاہ فرمائیں۔

۲- ان وصایا کو جو نمبر دئے جا رہے ہیں وہ ہرگز وصیت نمبر نہیں ہیں۔ بلکہ یہ مسل نمبر ہیں۔ وصیت نمبر صدر انجمن احمدیہ کی منظوری حاصل ہونے پر دئے جائیں گے۔

۳- وصیت کنندگان سیکرٹری صاحبان مال۔ سیکرٹری صاحبان وصایا اس بات کو نوٹ فرمالیں۔

(سیکرٹری مجلس کارپرداز ربوہ)

مسل نمبر ۱۹۵۰۰

میں درثمین بنت کرنل محمد عطاء اللہ صاحب قوم کاشمیری دار الصدر پیشہ طالبعلمی عمر ۱۷ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن لاہور۔ ضلع لاہور بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۵/۱۱/۶۲ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری موجودہ جائیداد حسب ذیل ہے۔ زیور مالیتی ۴ تولے مالیتی ۲۰۰۰ روپے

میں اپنی مندرجہ بالا جائیداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں۔ اگر اسکے بعد کوئی جائیداد پیدا کروں تو اس کی اطلاع

. . . .

. . . .

. . . . مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو۔ اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ہوگی

اس وقت مجھے مبلغ ۲۰/- روپے ماہوار جیب خرچ ملتا ہے میں تا زیست اپنی آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی رہوں گی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔

الامۃ:- درثمین بنت کرنل محمد عطاء اللہ صاحب لاہور۔

گواہ شد:- عبد الحلیم وصیت ۱۶۵۶۱ سعدی پارک لاہور۔

گواہ شد:- کرنل ایم عطاء اللہ ۱۰- ایگٹن روڈ لاہور۔

مسل نمبر ۱۹۵۰۹

میں عائشہ بی بی بنت مہر مسو خاں صاحب قوم ارائیں پیشہ خانہ داری عمر ۴۸ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن چک ۸۲ جنوبی ضلع سرگودھا بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۷/۸/۶۲-۱۰ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں میری موجودہ جائیداد حسب ذیل ہے

نقد ۔۔۔۔ ۵۰۰

میں اپنی مندرجہ بالا جائیداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں۔ اگر اس کے بعد کوئی جائیداد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو۔ اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔

الامۃ:- عائشہ بی بی بنت مہر مسو خاں صاحب چک ۸۲ جنوبی ضلع سرگودھا

گواہ شد:- مولوی غلام رسول ولد چوہدری نتھو خان صاحب چک ۸۲ جنوبی۔

گواہ شد:- رحمت خان ولد مہر مسو خاں صاحب چک ۸۲ جنوبی ضلع سرگودھا۔

مسل نمبر ۱۹۵۱۰

میں حفیظہ بی بی زوجہ محمد عبد اللہ صاحب قوم گل پیشہ خانہ داری عمر ۴۰ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن ربوہ ضلع جھنگ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۹-۱۲-۶۲ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری موجودہ جائیداد حسب ذیل ہے۔

حق مہر بذمہ خاوند ۔۔ ۵۰۰ روپے

میں اپنی مندرجہ بالا جائیداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں۔ اگر اس کے بعد کوئی جائیداد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو۔ اس کے بھی ۱/۱۰ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ہوگی

اس وقت مجھے مبلغ ۱۰/- روپے ماہوار جیب خرچ ملتا ہے میں تا زیست اپنی آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی رہوں گی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔

الامۃ:- حفیظہ بی بی

گواہ شد:- ادریس احمد برادر موصیہ

گواہ شد:- محمد عبد اللہ خاوند موصیہ ربوہ۔

مسل نمبر ۱۹۵۱۱

میں بشیراں بیگم زوجہ ٹھیکیدار ولی محمد صاحب قوم جٹ پیشہ خانہ داری عمر ۴۰ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن ربوہ ضلع جھنگ۔ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۵-۱۲-۶۲ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری موجودہ جائیداد حسب ذیل ہے

روپے

۱- حق مہر بذمہ خاوند ۔۔ ۲۰۰

۲- زیور طلائی ۴ ۳/۴ تولے مالیتی ۔۔ ۸۳۲

کل جائیداد ۔۔ ۱۰۳۲

میں اپنی مندرجہ بالا جائیداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں۔ اگر اسکے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اسکی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو۔ اس کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔

الامۃ:- بشیراں بیگم دار البرکات ربوہ

گواہ شد:- میاں چراغ الدین سیکرٹری مال دار البرکات ربوہ

گواہ شد:- مستری ولی محمد خاوند موصیہ دار البرکات ربوہ

مسل نمبر ۱۹۵۱۳

میں محمد محمود اقبال ولد غلام محمد صاحب ثالث قوم کشمیری پیشہ ملازمت عمر ۲۰ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن لاہور۔ ضلع لاہور بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۹-۱-۶۳ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں میری موجودہ جائیداد حسب ذیل ہے

۱- نقد ۔۔ ۱۰۰

۲- گھڑی کلائی ۔۔ ۱۰۰

میں اپنی مندرجہ بالا جائیداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں اگر اسکے بعد کو جائیداد پیدا کروں تو اسکی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو۔ اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ہوگی۔

اس وقت مجھے مبلغ ۲۰۰/- روپے ماہوار آمد ہے میں تا زیست اپنی آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا رہوں گا میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے

العبد:- محمد محمود اقبال B/1012 لوہاری منڈی لاہور۔

گواہ شد:- محمد صدیق شاکر صدر حلقہ بھاٹی گیٹ لاہور

گواہ شد:- بشیر احمد موصی ۱۸۹۵۵ امی

مسل نمبر ۱۹۵۱۴

میں لالعہ بی بی زوجہ سردار خاں صاحب قوم چھٹہ جٹ پیشہ خانہ داری عمر ۵۵ سال بیعت ۱۹۳۵ء ساکن موہلنکے ضلع گوجرانوالہ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۷-۱۱-۶۲ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری موجودہ جائیداد حسب ذیل ہے

۱- حق مہر وصول شدہ ۔۔ ۲۰۰ روپے

۲- کرٹے ۱۰ تولے مالیتی ۔۔ ۵۰۰ روپے

میں اپنی مندرجہ بالا جائیداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں۔ اگر اسکے بعد کوئی جائیداد پیدا کروں تو اسکی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اسکے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ہوگی

اس وقت مجھے مبلغ ۹۰/- روپے ماہوار آمد ہے میں تا زیست اپنی آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی رہوں گی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔

الامۃ:- لالعہ بی بی اہلیہ سردار خاں صاحب

گواہ شد:- چوہدری محمد اشرف پسر موصیہ

گواہ شد:- چوہدری محمد اکرم پسر موصیہ

ضروری اور اہم خبروں کا خلاصہ

صنعتی بے چینی اور طلباء کے مسائل حل کرنے کے لئے ضروری اقدامات

لاہور ۳۱ مارچ۔ مغربی پاکستان (زون اے) کی مارشل لاء ایڈمنسٹریشن نے چیف مارشل لاء ایڈمنسٹریٹر کی ہدایات کے مطابق عوام کو روزمرہ ضرورت کی اشیاء مناسب داموں پر مہیا کرنے کے لئے اقدامات شروع کر دیئے ہیں۔ توقع ہے کہ چند روز کے اندر ضروریاتِ زندگی کی قیمتوں میں کمی ہو جائے گی۔ اس کے علاوہ صنعتی بے چینی اور طلباء کے مسائل کو دور کرنے کے لئے بھی اقدامات کئے جا رہے ہیں۔ مارشل لاء ایڈمنسٹریشن نے سول ایڈمنسٹریشن نے سول انتظامیہ کی کارکردگی کو بڑھانے اور سرخ فیتہ ختم کرنے کا بھی فیصلہ کیا ہے اور چند روز میں ان فیصلوں کو عملی جامہ پہنا دیا جائے گا۔

ایسوسی ایٹڈ پریس آف پاکستان کے مطابق صوبائی حکومت سے کہا گیا ہے کہ سرکاری ملازمتوں میں اور خاص طور پر اعلیٰ ملازمتوں میں بدعنوانیوں کو فوری طور پر ختم کرنے کے لئے مؤثر اقدامات کئے جائیں گے تمام زیر تصفیہ معاملات کا فوری طور پر فیصلہ کرنے کے احکامات جاری کر دیئے گئے ہیں۔ تمام سرکاری ملازموں سے کہا گیا ہے کہ وہ سرکاری ملازموں کے لئے ضابطہ کار کی سختی سے پابندی کریں۔ مارشل لاء ایڈمنسٹریشن زون اے نے چیف مارشل لاء ایڈمنسٹریٹر کی ہدایات کو عملی جامہ پہنانے کے لئے متعدد اقدامات کئے ہیں جن کا مقصد امن عامہ بحال کرنا، صنعتی بے چینی کو دور کرنا، تعلیمی مسائل خاص طور پر طلباء کے مسائل کو حل کرنا، انتظامیہ کے کام کو زیادہ سے زیادہ بہتر بنانا اور لوگوں کو روزمرہ ضرورت کی اشیاء مناسب داموں پر مہیا کرنا ہے۔

تعلیمی ادارے بند رہنے کے عرصہ کی فیس وصول نہیں کی جائے گی۔

لاہور۔ ۳۱ مارچ۔ مغربی پاکستان کے مارشل لاء حکام نے اعلان کیا ہے کہ صوبہ میں تعلیمی ادارے جتنا عرصہ بند رہے ہیں طلباء سے اس عرصے کی فیس وصول نہیں کی جائے گی یہ فیصلہ بھی کیا گیا ہے کہ تمام سرکاری اور پرائیویٹ تعلیمی اداروں کے اساتذہ کو تعلیمی ادارے بند رہنے کے عرصے کی پوری تنخواہ دی جائے گی۔

آئزن ہاور کی آخری رسوم میں پاکستان کی نمائندگی

اسلام آباد ۔ ۳۰ مارچ۔ پاکستانی بحریہ کے کمانڈر انچیف اور ڈپٹی چیف مارشل لاء ایڈمنسٹریٹر وائس ایڈمرل ایس ایم احسن امریکہ کے سابق صدر جنرل آئزن ہاور کی تدفین کی رسومات میں چیف مارشل لاء ایڈمنسٹریٹر جنرل آغا محمد یحییٰ خان اور حکومت پاکستان کی نمائندگی کریں گے۔ وائس ایڈمرل احسن واشنگٹن روانہ ہو چکے ہیں۔ وہ پیر کے روز جنرل آئزن ہاور کی تدفین کے موقع پر موجود ہوں گے۔

چیف مارشل لاء ایڈمنسٹریٹر جنرل یحییٰ خان نے جنرل آئزن ہاور کی موت پر گہرے دکھ کا اظہار کیا ہے۔ انہوں نے امریکہ کے صدر نکسن کو ایک تعزیتی پیغام بھیجا ہے جس میں انہوں نے کہا ہے کہ جنرل آئزن ہاور ایک عظیم رہنما اور سیاست دان تھے۔ جنرل یحییٰ خان نے ۱۹۵۹ء میں جنرل آئزن ہاور کے دورہ پاکستان کا ذکر کرتے ہوئے کہا کہ انہوں نے پاکستان اور امریکہ کے درمیان قریبی تعلقات قائم کرنے میں جو کردار ادا کیا تھا ہم اسے ہمیشہ یاد رکھیں گے جنرل یحییٰ خان نے مادام آئزن ہاور کو بھی ایک علیحدہ تعزیتی پیغام بھیجا ہے۔ انہوں نے اس پیغام میں کہا ہے کہ پاکستان ایک عظیم دوست اور امریکہ اپنے ایک عظیم رہنما سے محروم ہو گیا ہے۔

مارشل لاء ایڈمنسٹریٹر زون اے کا ہیڈ کوارٹر

لاہور ۳۱ مارچ۔ مارشل لاء ایڈمنسٹریٹر زون اے کا ہیڈ کوارٹر صوبائی اسمبلی کی عمارت میں قائم کر دیا گیا ہے اس کے اوقات جمعہ کے سوا باقی ایام کار میں ۷½ بجے سے دو بجے دوپہر تک ہوں گے جمعہ کو یہ اوقات ۷½ بجے سے ۱۲½ بجے دوپہر تک ہوں گے۔

گھیراؤ سے حاصل شدہ مراعات منسوخ کر دی گئیں

راولپنڈی ۳۱ مارچ۔ مارشل لاء حکام نے ایسی تمام مراعات کو کالعدم قرار دیا ہے جو ملازمین نے تشدد اور گھیراؤ کے ذریعہ حاصل کی تھیں۔ راولپنڈی میں اس سلسلہ میں ایک اعلان جاری ہوا ہے۔ جس میں کہا گیا ہے کہ مرکزی اور صوبائی حکومتوں اور خود مختار و نیم خود مختار اداروں کے درجہ سوم اور درجہ چہارم کے ملازمین نے حال ہی میں زائد مراعات حاصل کرنے کے لئے گھیراؤ اور تشدد جیسے نامناسب طریقوں سے اپنے افسروں سے جو مراعات حاصل کی تھیں وہ کالعدم قرار دے دی گئی ہیں۔

تاج الصحت

۱۳۰ صفحہ کی بے مثل اور بے نظیر کتاب دواخانہ تاج کمپنی لمیٹڈ۔ پوسٹ بکس ۵۳۰ کراچی سے مفت منگوا کر تنہائی میں آرام سے بیٹھ کر پڑھئے انشاء اللہ سب روگ دور ہو جائیں گے

دانتوں کی جملہ امراض

مثلاً دانت درد، دانتوں کا گھن، مسوڑھوں کا درد، پھولنا اور پیپ آنا وغیرہ کے لئے ہماری تیار کردہ مجرب تیر بہدف دوائیں استعمال کریں تفصیلی لٹریچر مفت منگوائیں،

کیور ہومیو میڈیسن کمپنی رجسٹرڈ ۳۵ کمرشل بلڈنگ مال لاہور

ڈاکٹر راجہ اینڈ کمپنی ربوہ

اشتہار نیلام

ہر خاص و عام کو مطلع کیا جاتا ہے کہ ۲۲۸۴ کھڑے درختان بابت ۱۹۵۰-۵۵ شیشم یونٹ جو کہ مختلف نہروں اور سڑکوں کے ساتھ ساتھ اگے ہوئے ہیں اور محکمانہ کٹائی سے پھڑی بندی شدہ لکڑی تقریباً ۵۴۰۰ مکعب فٹ جو کہ بھکر فارسٹ ڈویژن کی مختلف پلانٹیشنوں میں چھوٹی چھوٹی لاٹوں میں پڑی ہے کا نیلام عام مورخہ ۹-۴-۶۹ بوقت دس بجے قبل از دوپہر دفتر زیر دستخطی جی ۱۱ بلڈنگ ٹی ڈی اے کالونی بھکر میں ہوگا۔ شرائط نیلام لاٹ وار موقع پر سنایا جائے گا۔ کامیاب بولی دہندہ سے زر نیلام کا ¼ حصہ موقع پر بطور بیانہ وصول کیا جائے گا۔ خواہش مند حضرات بولی میں حصہ لے کر موقع سے اٹھائیں۔ مزید تفصیلات دفتر زیر دستخطی سے کسی دن بھی دفتری اوقات میں دیکھی جا سکتی ہیں۔

مہتمم جنگلات بھکر

INF (M) 335/69

بچت کیجئے وطن کے لئے

دانا وہی جو دانہ دانہ اکٹھا کرے

قطرہ قطرہ دریا، دانہ دانہ کھلیان اور چھوٹی چھوٹی بچت سرمایہ! آپ کی چھوٹی چھوٹی بچت کو سرمایہ بنانے کے سلسلہ میں پوسٹ آفس سیونگ بینک نے ملک کے گوشے گوشے میں دس ہزار سے زیادہ شاخیں کھول رکھی ہیں اس میں آپ کے سرمایہ کی ضامن خود حکومت ہے۔

آپ کے سیونگ اکاؤنٹ پر پانچ فیصد منافع دیا جاتا ہے جو ملک بھر میں سب سے زیادہ ہے اور اس پورے منافع پر انکم ٹیکس بھی معاف ہے۔

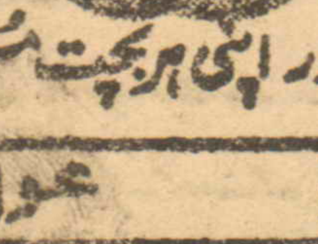

صرف دو روپیہ سے آج ہی اپنا سیونگ کا کھاتہ کھول لیجئے اور اپنی ہر بچت مسلسل جمع کراتے رہیئے۔

عوام کا بینک

پوسٹ آفس سیونگ بینک

ہر بستی ہر شہر میں خدمت کو موجود

PRESTIGE D.P.P. 18/7.3

ہر قسم کا رزق اللہ تعالیٰ کے ہاتھ میں ہے، وہ تمام خیر و برکت کا منبع ہے

پس اُسی سے اپنا رزق مانگو، اُسی کی عبادت کرو اور اس کا شکر بجالاؤ!

سیدنا حضرت المصلح الموعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سورۃ العنکبوت کی آیت اِنَّمَا تَعْبُدُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ اَوْثَانًا وَّتَخْلُقُوْنَ اِفْكًا ۭ اِنَّ الَّذِيْنَ تَعْبُدُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ لَا يَمْلِكُوْنَ لَكُمْ رِزْقًا فَابْتَغُوْا عِنْدَ اللّٰهِ الرِّزْقَ وَاعْبُدُوْهُ وَاشْكُرُوْا لَهٗ ۭ اِلَيْهِ تُرْجَعُوْنَ کی تفسیر کرتے ہوئے فرماتے ہیں:-

"حضرت ابراہیم علیہ السلام جس زمانہ میں مبعوث ہوئے اس زمانہ کے لوگوں میں بھی شرک پایا جاتا تھا جس کو مٹانے کے لئے آپ کو بہت بڑا جہاد کرنا پڑا۔ اس میں کوئی شبہ نہیں کہ حضرت نوح علیہ السلام کے زمانہ میں بھی شرک پیدا ہو چکا تھا، لیکن چونکہ وہ دور صفاتِ الٰہیہ کے احساس کا ابتدائی دور تھا اس لئے شرک بھی صرف بسیط شکل میں تھا۔ یعنی بعض لوگ اپنے بزرگوں کے مجسمے پوجنے لگ گئے تھے یا بعض نے کوئی اور سادہ سا شرک اختیار کر لیا تھا۔ مگر حضرت ابراہیم علیہ السلام کے زمانہ میں شرک ایک فلسفیانہ مضمون بن گیا تھا، اور اب عقلوں پر فلسفہ کا غلبہ شروع ہو گیا تھا اور اس کے ساتھ ہی توحید کی باریک راہیں بھی نکل آئی تھیں جن پر عمل کرنا صرف توحید کے موٹے موٹے مسائل پر عمل کرنے سے بہت مشکل تھا۔ اس کی ایسی ہی مثال ہے جیسے بُت پرستی دنیا میں آج بھی موجود ہے مگر آج جب بُت پرستوں کو کہا جاتا ہے کہ تم کیوں بت پرستی کرتے ہو تو وہ کہتے ہیں ہم تو کوئی بت پرستی نہیں کرتے ہم تو صرف اپنی توجہ کے اجتماع کے لئے ایک بت سامنے رکھ لیتے ہیں۔ گویا شرک تو وہی ہے جو پہلے تھا مگر اب شرک کو ایک نیا رنگ دے دیا گیا ہے۔ اسی طرح حضرت ابراہیمؑ کے زمانہ میں شرک کو ایک نیا رنگ دے دیا گیا تھا۔

یہی وجہ ہے کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام نے اپنی قوم کو صرف یہی نصیحت نہیں فرمائی کہ اِنَّمَا تَعْبُدُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ اَوْثَانًا وَّتَخْلُقُوْنَ اِفْكًا کہ تم خدا کو چھوڑ کر بتوں کی پرستش کرتے ہو اور خدا تعالیٰ پر ان کے بارہ میں افتراء کرتے ہو۔ بلکہ آپ نے یہ بھی فرمایا کہ اِنَّ الَّذِيْنَ تَعْبُدُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ لَا يَمْلِكُوْنَ لَكُمْ رِزْقًا فَابْتَغُوْا عِنْدَ اللّٰهِ الرِّزْقَ وَاعْبُدُوْهُ وَاشْكُرُوْا لَهٗ ۭ اِلَيْهِ تُرْجَعُوْنَ۔ یعنی وہ ہستیاں جن کی تم اللہ تعالیٰ کے سوا پرستش کرتے ہو تمہیں رزق نہیں دے سکتیں۔ پس اللہ تعالیٰ سے اپنا رزق مانگو۔ اور اس کی عبادت کرو اور اس کا شکر ادا کرو۔ تم کو اُسی کی طرف لوٹا کر لے جایا جائے گا۔ اس سے ظاہر ہے کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام نے انہیں پانچ امور کی طرف توجہ دلائی تھی، اوّل اس امر کی طرف کہ معبودانِ باطلہ جن کی تم پرستش کرتے ہو ان کے متعلق تمہارا یہ خیال بالکل غلط ہے کہ وہ تمہاری حاجت روائی کرتے یا مشکلات میں تمہارے کام آتے ہیں، ان میں نہ تو کسی کو ایک ذرّہ بھر نفع پہنچانے کی طاقت ہے اور نہ وہ کسی کو ایک ذرّہ بھر نقصان پہنچا سکتے ہیں۔

دوم۔ ہر قسم کا رزق اللہ تعالیٰ کے ہاتھ میں ہے اس لئے تم اسی سے مانگو جو تمام خیر و برکت کا منبع ہے۔ اور جس کے ہاتھ میں تمام نعمتوں کے ذخائر ہیں۔

سوم۔ عبادت بھی اللہ تعالیٰ ہی کی بجا لاؤ کسی اور کو قابلِ پرستش نہ سمجھو۔

چہارم۔ ان نعمتوں پر جو خدا تعالیٰ کی طرف سے تمہیں عطا کی گئی ہیں اس کا شکر بجالاؤ اور ان کی قدر و قیمت کا احساس اپنے اندر پیدا کرو۔

پنجم تم مرنے کے بعد پھر زندہ ہو کر خدا تعالیٰ کے حضور حاضر ہونے والے ہو اس لئے ایسے اعمال بجا لاؤ جو تمہیں خدا تعالیٰ کی خوشنودی کا مستحق بنا سکیں"

(تفسیر کبیر سورۃ عنکبوت ص۲۹۲، ۲۹۳)

٭

وقفِ جدید کے جہاد میں گھر کا ہر فرد شامل ہونا چاہیئے

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ کے ارشادات سے واضح ہے کہ وقفِ جدید کا چندہ جیسے بالغ احباب پر واجب ہے ویسے ہی اطفال پر بھی واجب ہے۔ اور یہی وجہ ہے کہ اسکی شرح اتنی قلیل رکھی گئی ہے کہ گھر کا ہر فرد بغیر کسی جھجک کے اس میں شامل ہو سکتا ہے۔ جہاں تک بالغ افراد کا تعلق ہے۔ سیدنا حضرت المصلح الموعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا:-

"میں جماعت کو توجہ دلاتا ہوں کہ وہ جلد اس وقف کی طرف توجہ کرے اور اپنے آپ کو ثواب کا مستحق بنائے۔ یہ مفت کا ثواب ہے جو انہیں مل رہا ہے۔" (الفضل ۱۱ جنوری ۱۹۵۸ء)

اطفال کے بارہ میں حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا ارشاد ہے:-

"اگر آپ کے دل میں یہ احساس ہو کہ کہیں ہمارے بچوں کو بخل کی عادت نہ پڑ جائے اور اس عادت میں وہ پختہ نہ ہو جائیں تو مہینے میں ایک اٹھنی وہ رقم جو خاندان اقتصادی لحاظ سے پیچھے ہوں) ان کے سب بچے مل کر ایک اٹھنی مہینے میں دے دیں۔ یہ ایسی چیز نہیں جو بوجھ معلوم ہو۔"

(الفضل ۲۶ اکتوبر ۱۹۶۸ء)

خلفائے سلسلہ کے ان تاکیدی ارشادات سے واضح ہے کہ وقف جدید کی تحریک کتنی اہم ہے اور اس میں حصہ لینا کس قدر ضروری ہے۔ پس احباب کو چاہیئے کہ وہ لازماً خود بھی اور اپنے اہل و عیال کی طرف سے بھی اس میں حصہ لیں۔ اور اس مفت کے ثواب سے ہرگز اپنے آپ کو محروم نہ کریں۔ اللہ تعالیٰ سب احباب کو اس کی توفیق عطا فرمائے۔

(ناظم مال وقف جدید انجمن احمدیہ پاکستان۔ ربوہ)

محترمہ شہزادی بیگم صاحبہ اہلیہ محترم چوہدری محمد نذیر خان صاحب وفات پا گئیں

اِنَّا لِلّٰهِ وَاِنَّا اِلَيْهِ رَاجِعُوْنَ

افسوس کے ساتھ لکھا جاتا ہے کہ محترمہ شہزادی بیگم صاحبہ اہلیہ محترم چوہدری محمد نذیر خان صاحب آف ایمن آباد بعمر ۲۷ سال مورخہ ۸ امان ۱۳۴۸ مطابق ۲۴ مارچ ۱۹۶۹ء بوقت شام لاہور میں وفات پا گئیں۔ اِنَّا لِلّٰهِ وَاِنَّا اِلَيْهِ رَاجِعُوْنَ۔

مرحومہ محترم ملک مبارک احمد خان صاحب ایمن آبادی مالک طبیہ عجائب گھر کی والدہ تھیں راولپنڈی اور کراچی سے اکثر اعزا بذریعہ ہوائی جہاز لاہور پہنچ گئے تھے۔ چنانچہ ۲۵ مارچ کو ساٹھ ستر افراد جنازہ کے ہمراہ ربوہ آئے۔ اسی روز سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ نے علالتِ طبع کے باوجود بعد نماز عصر نماز جنازہ پڑھائی۔ جس میں احباب کثیر تعداد میں شریک ہوئے۔ بعدہٗ جنازہ بہشتی مقبرہ لے جا کر حسب وصیت مرحومہ کی نعش کو وہاں سپرد خاک کیا گیا۔ قبر تیار ہونے پر محترم مولانا ابوالعطاء صاحب صدر مجلس کارپرداز نے دعا کرائی۔

مرحومہ سلسلہ احمدیہ سے خاص اخلاص رکھنے والی بہت نیک خاتون تھیں۔ سیدنا حضرت المصلح الموعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ سے خاص محبت و عقیدت رکھتی تھیں۔ اپنی بیماری کے دوران ہی اپنی ضعیف العمر والدہ صاحبہ کو تبلیغ کر کے بیعت کروائی۔ ایک واضح خواب کے ذریعہ جس میں آپ کو حضرت اماں جان رضی اللہ عنہا کی زیارت کا شرف حاصل ہوا آپ کو علم ہو چکا تھا کہ اب میری وفات کا وقت قریب ہے چنانچہ وفات والے روز پہلے ہی اظہار کر دیا تھا کہ میں آج شام دنیا سے کوچ کر رہی ہوں۔ چنانچہ اسی شام کلمہ شہادت پڑھ کر جان جانِ آفریں کے سپرد کر دی۔ احباب جماعت دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ مرحومہ کو جنت الفردوس میں درجات بلند فرمائے اور اپنے خاص مقامِ قرب سے نوازے۔ نیز آپ کی اولاد اور جملہ دیگر پسماندگان کو صبر جمیل کی توفیق عطا کرتے ہوئے دین و دنیا میں ان کا ہر طرح حافظ و ناصر ہو۔ آمین اللّٰھم آمین۔

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴